2۔ نعت

محسن کاکوری

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مفصّل	تفصیل	مجمل	مختصر، خلاصہ
ابد	آخر، دنیا کے خاتمے کا وقت	طرّۂ ستار	پگڑی کا اوپر والا اور بلند حصہ
ازل	آغاز، جب دنیا وجود میں آئی	رُخِ انور	روشن چہرہ
راہِ عدم	دوسری دنیا کا راستہ	مشعل	بڑی شمع، بڑا چراغ دان
مدّاح	مدح، تعریف کرنے والا	مستانہ قصیدہ	سرشار کرنے والا قصیدہ
گلِ خوش رنگ	خوبصورت پھول	نخل	درخت، پیڑ
گہر	خاص پتھر	رُخِ انور	روشن چہرہ
مجمل	اختیار، خلاصہ	اوجِ رفعت	بلندی، عروج

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

سب سے اعلی سرکار، سب سے افضل میرے ایمان مفصّل کا یہی ہے مجمل

تشریح:

اس شعر میں شاعر محسن کاکوری حضور پاک ﷺ سے اپنی بےپناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ذات سب سے افضل اور بلند ہے جو تمام انسانوں میں فضیلت رکھتی ہے۔ اس شعر میں آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تیری بادشاہی تمام شہنشاہوں سے بلند اور اعلی ترین ہے۔ ایمان مفصل کے مطابق جب ایک انسان کلمہ تو پڑھ لیتا ہے مگر اس کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ دل سے اس کا اقرار نہ کرلے کہ میں ایمان لایا ہوں اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔ اللہ تعالی ربُ العالمین ہے اور آپؐ رحمتہ العالمین اور خاتم النبین ہیں۔ اس لیے اللہ تعالی کے بعد اگر کسی بشر کا رُتبہ ہے تو وہ حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف تمام مخلوقات میں سب س افضل ہیں بلکہ تمام نبیوں میں بھی آپ ﷺ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔

شعر نمبر۔2

گُلِ خوش رنگ رسولِؐ مدنی و عربی زیبِ دامانِ ابد، طُرّۂ ستارِ اَزل

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ میرے ایمان مفصل یعنی اللہ تعالی، اس کے رسولوں، فرشتوں، کتابوں اور روزِ قیامت پر ایمان کا یہی خلاصہ ہے کہ آپ ﷺ تمام کائنات کی بزرگ اور برتر ہستی ہیں۔ ان کے حسن اور خوبصورت کا اندازہ آپ اس بات سے لگاسکتے ہیں جب دنیا وجود میں آرہی تھی تو آپ ﷺ ہی کی وجہ سے اسے حسن بخشا گیا اور دُنیا کی تخلیق کی گی۔ حضور ﷺ کی مثال ایسی چیز کی سی ہے جس سے ادب کا دامن خوبصورت دیکھائی دینے لگا۔ گویو حضور ﷺ نے اپنے اُسوہ حسنہ کی صورت میں اعلی اخلاق کا ایک نمونہ اہل دنیا کے لیے چھوڑا آپ ﷺ ہی دنیا کو رکھ رکھاو، ادب و آداب اور تمام طریقے و سلیقے سکھا کر انسان کو حیوانیت سے دور لے

جاکر انسانیت کا شرف عطا کیا۔ گویا حضور ﷺ نے اپنے اُسوہ حسنہ کی صورت میں اعلی اخلاق کا ایک ایسا نمونہ دنیا کے لیے چھوڑا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

شعر نمبر۔3

اَوجِ رِفعت کا قمر، نخلِ دو عالم کا ثمر بحرِ وحدت کا گُہر، چشمۂ کثرت کا کنول

تشریح:

شاعر حضرت محمد ﷺ کو کائنات کی بلندی کا چاند قرار دے رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی تعریف و توصیف کے سلسلے میں اِنھوں نے اس شعر میں خوبصورت تشبیہات و استعارات کا سہارا لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ ایک خوبصورت رنگ کے پھول ہیں آپ ﷺ کی راہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک ہے ۔ اس میں

زرتشتیوں کی طرح دو خداوں کا تصور نہیں۔ نہ ہی عیسائی کی طرح باپ، بیٹے اور روح القدس کی تثلیث ہے۔ صرف اسلام میں خُدا کا تصور ہے اس لیے شاعر حضورؐ کو توحید کا موتی کہتا ہے۔ یعنی آپ ﷺ کی تعلیمان کے چشمے دنیا کے ہر کونے کونے میں رواں دواں ہیں۔ جن سے بہت پیاسے ایمان لاکر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ جنت میں نہر کوثر آپ ﷺ کو عطا کی جائے آپؐ اس سے تمام جنّت والوں کو پانی تقسیم کریں گے۔ اس لیے آپ نبی کریمؐ کو "قاسم کوثر" کہا جاتا ہے۔

شعر نمبر۔4

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی نہ میرا شعر، نہ قطعہ، نہ قصیدہ، نہ غزل

تشریح:

محسن کاکوروی اپنی ساری شاعری نبی کریم ﷺ کے نام سے مزین کرانا چاہتے ہیں۔ اس لیے فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ میں جس طرح کا بھی شعر لکھوں تو اس میں آپ ﷺ کا نام مبارک ضرور آئے۔ پھر چاہے وہ غزل ہو، قطعہ ہو یا قصیدہ سب نبی کریمؐ کی تعریف کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔ اگر غزل کے اشعار ہوں تو وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے نام سے بھرے ہوں۔ ان میں آپؐ کا حوالہ اور آپ ﷺ تعریف ضرور موجود ہو۔

شعر نمبر۔5

ہو مرا ریشۂ اُمّید، وہ نخل سرسبز جس کی ہر شاخ میں ہو پھول، ہر ایک پھول میں پھل

تشریح:

اس شعر میں شاعر یہ بیان کر رہے ہیں کہ مسلمان ہونے کہ ناطے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ شاعر آپؐ سے اس اُمید کا اظہار کر رہے ہیں کہ آپ کی وجہ سے میری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ جس طرح پودا اپنے پتوں کی کمزور رَگوں سے غذا حاصل کر کے ایک تناور درخت بنتا ہے ۔ بالکل اسی طرح آپ ﷺ کی شفاعت اور اطاعر سے ملنے واللی سرخروری کی اُمیدوں کا درخت تا قیامت ایسا تروتازہ رہے کہ اس کی ہر ڈالی پھولوں اور پھلوں سے بھری ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ شاعر یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ میری اُمید بھی تاقیامت قائم و دائم اور سرسبز و شاداب رہے اور اس پر ہر موسم اور زمانے میں پھل اور پھول آیں کہ میں آپ ﷺ کا امتی ہوں۔ آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ سے مضبوط تعلق میری سُرخروئی اور کامیابی و کامرانی کا باعث بنے گا اور ہر جگہ آپ گا امتی ہونا میرے لیے باعث فخر ہوگا۔

شعر نمبر۔6

رخِ انور کا ترے دھیان رہے بعد، فنا میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں مشعل

تشریح:

شاعر کا دل ارمانوں سے بھرا ہوا ہے وہ شدید خواہش رکھتا ہے کہ اسے اس زندگی کے علاوہ مرنے کے بعد بھی حضرت محمد ﷺ کی ذات کا سہارا میسر رہے۔ میری دعا ہے ک ان دشوار اور اندھیری راتوں میں آپ ﷺ کا رخِ روشن مشعل بن کر میری راہنمائی کرے ۔دوسری دنیا کا سفر سراسر تاریکی میں طے کرنا ہوگا۔ ایک بڑی شمع کی طرح آپ ﷺ میرے ساتھ ساتھ چلیں تاکہ یہ دشوار گزار سفر بخیر و عافیت طے پائے۔ظاہر ہے اس دنیا سے دوسری دنیا کا سفر ایکلے ہیں طے کرنا ہوگا۔

شعر نمبر۔7

صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مدّح ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ ، یہ غزل

تشریح:

اس شعر میں شاعر قیامت کے دن کا منظر دیکھ کر کہتا ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی اور سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا تو میری خواہش اور کوشش ہوگی کہ اس دن بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوں۔کیونکہ اس دن آپ ﷺ کی قربت میں ہی سکون ہوگا۔ شاعر کہتا ہے کہ قیامت کے دن جب انسان دوبارہ جی اُٹھیں گے۔ اچھے اور برے اعمال کا حساب کتاب ہوگا تو ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ صرف نبی کریم ﷺ اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی اُمت کی بخشش کی التجا کریں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ گی محبت ہی ہماری نجات کا ذریعہ بنے گا۔ کیونکہ اسی سے اللہ تعالی اور اس کا محبوب نبی ﷺ راضی ہوں گے۔

((قصیدہ "مدح خیر المرسلینؐ " سے انتخاب)

مشق

سوال نمبر۱۔ حمد، نعت اور منقبت میں فرق واضح کریں،

جواب: حمد:

حمد قصیدے کی ایک مخصوص قسم جس میں صرف اور صرف اللہ تعالی کی بزرگی اور عظمت بیان کی جایے۔ اس کی صفات حمیدہ کا ذکر ہو، جس میں خالق کائنات کے حضور میں اپنے بندہ ہونے کے جذبات پیش کے جایں۔ جس میں اللہ تعالی کی ثناء بیان ہو۔

نعت:

نعت قصیدے کی ایک قسم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی جاتی ہے۔ آپ ؐ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپؐ سے عقیدت اور محبت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے مقامات اور مراتب ک بیان ہوتا ہے۔

منقبت: ایسی نظم جس میں صحابہ کرامؓ، بزرگان دین یا اولیاء اللہ کے کمالات، خوبیوں اور مراتب کا ذکر ہو، منقبت کہلاتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ شاعر نے رسول کریم ﷺ کے کیا کیا اوصاف بیان کیے ہیں؟ ان کی وضاحت کریں۔

جواب: شاعر نے رسول کریم ﷺ کے مندرجہ ذیل اوصاف بیان کیے ہیں:

(الف) آپ ﷺ ساری مخلوق اور انبیاء کے سردار ہیں۔

(ب) آپ ﷺ سراپا نور اور روشنی پھیلانے والے ہیں

(ج) آپ ﷺ کنول کے پھول کی طرح پاک اور صاف ہیں۔

(د) آپ ﷺ قیام کے روز بخشوانے والے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ آکری تین اشعار میں کیا دعا کی گئی ہے۔

جواب: آخری تین اشعار میں شاعر نے یہ دعا کی ہے کہ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ وابستگی میری دنیا و آخر دونوں کی کامیابی کا باعث ہے۔ خُدا کرے دوسری دنیا کی طرف سفر کرتے وقت اس کا دھیان آپ ﷺ کی طرف رہے۔ قیانت کے دن نبی کریم ﷺ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہو۔

سوال نمبر۴۔ اس نعت میں کون کون سی تشبیہات استعمال ہوئی ہیں؟

جواب: رسول ﷺ کو "گل خوش رنگ"، " اوج رفعت کا قمر"، "نخل دو عالم کا ثمر"، "بھر وحدت کا گہر"، اور چشمہ کثرت کا کنول سے تشبیہ دی گی ہے۔

سوال نمبر۵۔ اس نعت میں جن اصنافِ سخن کا ذکر ہوا ہے، ان کی تعریف کریں۔

جواب: اس نعت میں مندجہ ذیل اصنافِ سخن کا ذکر ہے:

نعت، شعر، قطعہ، قصیدہ، غزل

نعت: نعت قصیدے کی ایک قسم ہے جس میں رسول ﷺ کی تعریف کی جاتی ہے آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ آپ ﷺ سے عقیدت اور محبت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے مقامات اور مراتب کا بیان ہوتا ہے۔

شعر: دو مصرع جو قصداً مقررہ وزن اور بھر میں لکھیں جایں اور ایک خیال کو ظاہر کریں۔ قافیہ ہونا ضروری نہیں۔

قطعہ: ایسی نظم جس میں دو یا دو سے زیادہ بیت ہوں۔ ان کا مضمون ایک ہی ہو اور صرف ہر دوسرا مصرع اہم قافیہ ہو۔

قصیدہ: قصیدہ اس مسلسل نظم کو کہتے ہیں کہ جس کے دو مصرع باقی تمام اشعار ہم قافیہ ہم ردیف ہوتے ہیں لیکن ردیف کی پابندی ضروری نہیں اس کے اشعار کی تعداد کم از کم پانچ اور زیادہ کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔

قصیدے کے چار اجزاء ہوتے ہیں:

(الف) تشبیب: یہ قصیدے کا پہلا اور دلچسپ حصہ ہوتا ہے ۔ اس کے اشعار کی تعداد زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اس کا مقصد ممدوھ کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے۔

(ب) گریز: گریز کی خوبی یہ ہے کہ تشبیب کہتے کہتے اصل مطلب کی طرف لوٹیں۔ یہ صرف ایک یا دو اشعار ہوتے ہیں۔

(ج) مدح: اس پر قصیدے کی بنیاد ہوتی ہے اس میں اکثر ممدوح کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔

(د) حسن طلب: اس میں شاعر اپنی ذاتی حالات کا نقشہ کھینچتا ہے اور مدھ سرائی کی داد طلب کرنے کے علاوہ صلہ و انعام اور لطف و کرم کا طلب گار ہوتا ہے۔ آخر میں درازی عمر کی دعا طلب کی جاتی ہے۔

غزل: غزل اردو شاعری کی مقبول ترین "صنف" سخن ہے۔ غزل توازن میں لکھی جاتی ہے اور یہ ہم قافیہ و بحر اور ہم ردیف مصرعوں سے بنے اشعار کا مجموعہ ہوتی ہے مطلع کے علاوہ غزل کے باقی تمام اشعار کے پہلے مصرع اولی میں قافیہ اور ردیف کی قید نہیں ہوتی ہے جبکہ مصرع ثانی میں غزل کا ہم آواز قافیہ و ہم ردیف کا استعمال کرنا لازمی ہے غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرع ہم بحر اور

ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے بشرطیکہ اس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے ورنہ وہ بھی شعر ہی کہلاتا ہے۔

سوال نمبر٦۔ کلام میں ایک چیز کی مناسبت سے مختلف چیزوں کا ذکر کرنا جن میں کوئی تضاد نہ ہو مراعاۃ النظیر کہلاتا ہے۔ مثلاً

ے ہو مرا اندیشۂ اُمید وہ نخل سرسبز
جس کی ہر شاخ میں ہو پھول، ہر اک پھول میں پھل

اس شعر کے پہلے مصرع میں نخل سرسبز کی مناسبت سے شاخ، پھول اور پھل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کم سے کم تین اشعار لکھیں جن مین صنعتِ مراعاۃ النظیر پائی جائے۔

جواب: مندجہ ذیل اشعار میں صنعتِ مراعاۃ النظیر پائی جاتی ہیں:

(الف) پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سا تا جانے ہے۔

اس شعر لے پہلے مصرع میں پتا پتا بوٹا بوٹا کی مناسبت سے کُل اور باغ کا ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

اس شعر میں کوہکن (فرہاد) کی مناسبت سے " جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشت ویراں سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اس شعر میں "کشت " (کھیتی) کی مناسبت سے "نم، مٹی اور زرخیز" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

(د) خط بڑھا، زلفیں بڑھیں۔ کاکل بڑھے، گیسو بڑھے حُسن کی سرکار میں جتنے بڑھے، ہندو بڑھے

"حُسن کی سرکار" کی مناسبت سے "خط، زلفیں، کاکل اور گیسو" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

سرگرمی:

طلَبہ کمرۂ جماعت میں نعت خوانی کی مشق کریں۔

ہدایت برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو تشبیہ کے مفہوم اور ارکان سے آگاہ کریں۔

۲۔ طلبہ کو اُردو شاعری کی اصناف سے آگاہ کریں۔